اشاعت نمبر:۲۷ سلسلہ: قرآن اور صاحب قرآن تاریخ:یکم ربیع الاول ۱۴۴۶

# اللہ انعام فرماتا اور احسان جتاتا ہے

ماہ ربیع النور میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت وبعثت اور فضائل ومناقب کے موضوع پر خوب تقریریں ہوتی ہیں، اور ہونا بھی چاہیے کہ یہ ماہ میلاد ہے اور اس لیے بھی کہ

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا

رسول اقدس ﷺ کا ذکر جمیل صرف تقاضائے محبت ہی نہیں، بلکہ تقاضائے ایمان بھی ہے، اسی لیے آپ کے ذکر وطاعت کو اپنی ابدی سعادتوں کا مدار ومحور سمجھنا چاہیے، اور جہاں تک ہوسکے آپ کی سیرت وسنت کو عام سے عام تر کرنا چاہیے، اور اس کے لیے صحیح روایات اور مستند واقعات کا سہارا لینا چاہیے، لیکن بہت سے خطبا اس معاملے میں بڑی بے احتیاطی برتتے ہیں، اور بے سروپا باتیں بیان کردیتے ہیں، جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

میلاد کے موقع پر ہونے والی تقاریر میں بہت سے خطبا حضرات آیت مبارکہ:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۶۴ ـ [سورۂ آل عمران:۱۶۴]

کو موضوع سخن بناتے ہیں، اور ترجمہ کے بعد کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے بے شمار نعمتیں عطا کیں، اور کسی نعمت پر احسان نہیں جتایا، لیکن جب اپنے محبوب کو بھیجا تو احسان جتایا، اور فرمایا: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔

ہم نے اسے بڑے اختصار کے ساتھ بیان کردیا، ورنہ خطیبانہ اسلوب میں یہ مضمون دس پندرہ منٹ میں بیان ہوتا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ اس دعوے میں کتنی صداقت ہے، آیت میں مذکور لفظ مَنَّ کے دو معانی ہیں، ایک انعام کرنا یعنی نعمت عطا کرنا، دوسرا احسان جتانا، یہاں پر اکثر مفسرین نے مَنَّ کا ترجمہ أنعم سے کیا ہے، یعنی اللہ نے اپنے محبوب کو بھیج کر بندوں کو بڑی عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا، اور اگر یہاں مَنَّ کا معنی احسان جتانا ہو تب بھی یہ اللہ رب العزت کے شایان شان ہے کہ وہی منعم حقیقی ہے، اور اسی کو احسان جتانے کا حق حاصل ہے، تبھی تو اس کے ناموں میں ایک منان بھی ہے، اور اس نام کا تقاضا یہ ہے کہ منعم حقیقی اپنے بندوں پر خوب انعام فرمائے، انھیں

اپنی نعمتیں یاد دلائے، اور بتائے کہ یہ نعمتیں اللہ رب العزت نے تمھیں عطا کی ہے، اسی لیے تم اللہ کو اپنا معبود و منعم حقیقی جانو۔

اس طرح انعام واحسان رب العالمین پر ایمان لانے کا وسیلہ اور ذریعہ بنتا ہے، اور جو شے ایمان واسلام اور خدا شناسی کا سبب بنتی ہے قرآن اسے بار بار ذکر کرتا ہے، تاکہ بندے ایمان لائیں اور اللہ کی طرف رجوع کریں۔

اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ، اللہ رب العزت کی سب سے عظیم ترین نعمت ہیں، اور اللہ نے اپنے محبوب کو ہمارے درمیان بھیج کر ہم پر احسان عظیم فرمایا ہے، لیکن اس کے انعامات واحسانات کی کوئی انتہا نہیں، اس نے ازل سے ابد تک سب پر انعام کیا، اور بار بار احسان بھی جتایا، تاکہ بندے اپنے منعم حقیقی کے احسان مند رہیں، اور اس کا شکر ادا کرتے رہیں، اس لیے یہ کہنا غلط ہوگا کہ اللہ نے صرف اپنے محبوب کی ولادت وبعثت پر احسان جتایا، کسی اور نعمت پر نہیں جتایا، احسان جتانے کے حوالے سے قرآن کریم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے تین طریقے سے اللہ کی نعمتوں کی یاد دہانی کرائی۔

۱ - لفظ مَنَّ اور اس کے مشتقات کے ذریعے نعمتوں کی یاد دہانی کرائی

۲ - انعام وفضل اور اس کے مترادفات ذکر کر کے نعمتوں کی یاد دہانی کرائی۔

۳ - مختلف نعمتوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ سب کچھ ہم نے عطا کیا ہے، یہ بھی احسان جتانا ہے۔

اس کثرت کے ساتھ نعمتوں کی یاد دہانی کے باوجود یہ کیوں کر کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے سوائے ایک جگہ کے کہیں پر احسان نہیں جتایا، جب کہ وہی منعم ومحسن ہے، اس کا نام نامی منان ہے، اگر وہ بھی احسان شناسی اور شکر گزاری کی تلقین نہ کرے تو پھر کون کرے گا؟

قرآن کریم میں ذکر بعثت کے علاوہ دوسرے مواقع کے لیے بھی لفظ مَنَّ ذکر کیا گیا ہے، ذیل میں ذکر نعمت اور اس پر احسان جتانے کی کچھ مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

۱ - اللہ نے اسلام کی توفیق دے کر احسان فرمایا، ارشاد باری ہے:

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

[سورۂ حجرات:۱۷]

اعرابی آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ وہ ایمان لے آئے، آپ کہہ دو کہ مجھ پر اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ، بلکہ اللہ کا احسان مانو کہ اس نے تمھیں ایمان لانے کی توفیق دی، اگر تم سچے ہو۔

اس آیت میں صراحت کے ساتھ اس بات کا ذکر ہے کہ اس نے تمھیں ایمان لانے کی توفیق دے کر تم پر احسان فرمایا

۲ - سابقہ امتوں پر ہونے والے احسانات کے لیے بھی لفظ مَنَّ اور اس کے مشتقات کا ذکر کیا گیا ہے، مثلاً حضرت موسی علیہ السلام کے لیے فرمایا:

وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ۔[سورہ طہ:37]

اور ہم نے تم پر دوبارہ احسان کیا۔

ایک دوسرے مقام پر حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہما السلام کے لیے فرمایا:

وَ لَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ۔[سورہ صافات:۱۱۴]

یعنی ہم نے موسی وہارون پر احسان کیا

اسی طرح جو قارون کا خزانہ دیکھ کر اس کے مثل کی تمنا کرتے تھے جب انھوں نے قارون کا انجام دیکھا تو کہا:

لَوْ لَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۔[ سورہ قصص:۸۲]

اگر اللہ کا انعام نہ ہوتا، اور ہم کو ہماری خواہش پر قارون جیسی دولت مل جاتی تو آج ہم بھی قارون کی طرح زمین میں دھنس جاتے، کافر کامیاب نہیں ہوتے۔

ان تمام آیات میں لفظ مَنّ اور اس کے مشتقات کے ذریعے اللہ نے اپنی نعمتوں کی یاد دہانی کرائی ہے، اسی لیے یہ کہنا درست نہیں کہ اللہ نے سوائے ذکر بعثت کے کہیں احسان نہیں جتایا، وہ بار بار اپنی نعمتوں کی یاد دہانی کراتا ہے، کیوں کہ وہی منعم حقیقی ہے، وہی حنان ومنان ہے، اور سب اسی کے انعامات واحسانات کے سائے میں جی رہے ہیں۔